مسلمان تحفظِ شریعت کے لئے کمربستہ ہوجائیں!

مفتی محمد صادق حسین قاسمی 04/11/2016

ہمارادین کامل اور مکمل دین ہے جو قیامت تک انسانوں کی رہبری اور رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کی پوری پوری صلاحیت رکھتاہے، زمانہ کی ترقی اور دنیا کا عروج بھی اس کی تعلیمات میں دخل اندازی نہیں دے سکتا، اور نہ ہی کسی کو یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ حالات اور زمانہ کے لحاظ سے اسلام میں کشش اور جاذبیت نہیں ہے، اور کوئی یہ بات کہتا بھی ہے تو یہ سراسر جہالت اور لاعلمی کی دلیل ہے، کیوں کہ اسلام ایک کھلی کتاب کی مانند ہے جو چاہے اس کی سچی تعلیمات کو تنگ نظری اور تعصبیت سے پاک نگاہوں کے ذریعہ پڑھ سکتاہے اور سمجھ سکتاہے، حقیقت اور سچائی یہ ہے کہ اسلام نے، قرآن نے، اور پیغمبر اسلام نے جو تعلیمات دیں ہیں ہر دور اور ہر زمانہ میں اسی کے اندر یہ خوبی اور کمال ہے کہ وہ انسان کی بہترین رہبری کرتی ہیں، ہمارے قرآن نے آنے والے زمانے کی بہت سی حقیقتوں کو بیان کردیا اور ہمارے نبی ﷺ نے اپنی دور اندیشی اور غیر معمولی حکمت پر مبنی تعلیمات وہدایات میں ہر شئی کی حقیقت کو واضح کردیا۔

اسلام کے مکمل ہونے پر اللہ تعالی نے مہر ثبت کردی ہے چناں چہ ارشاد ہے: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (المائدۃ: 3) ”آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کردیا، تم پر اپنی نعمت پوری کردی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کرلیا۔ (لہذا اس دین کے احکام کی پوری پابندی کرو)“ مسلمانوں کے لئے یہ اتنی بڑی سعادت اور خوش نصیبی کی بات ہے کہ اللہ تعالی نے ہم کو ایسا دین عطا کیا جو ہر اعتبار سے جامع وکامل ہے، یہ خصوصیت دنیا میں کسی اور مذہب کو حاصل نہیں ہے۔ ایک مرتبہ ایک یہودی نے آکر حضرت عمرؓ سے کہا کہ: اے عمر! تم قرآن میں ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہمارے پاس نازل ہوتی تو ہم جس دن یہ آیت اتری اس کو عید کا دن بنالیتے، حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ آیت کون سی ہے؟ اس نے اسی آیت کو تلاوت کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں میں زیادہ جانتا ہوں کہ یہ آیت ایک مبارک ترین دن عرفہ کے دن کے نازل ہوئی ہے اور وہ جمعہ کا بھی دن تھا۔ (تفسیر ابن کثیر: 5/48)

اس وقت ہمارے ملک میں مرکزی حکومت کی جانب سے ایک سازش ”یکساں سول کوڈ“ کی جارہی ہے، لاکمیشن آف انڈیا نے سولہ سوالات پر مبنی ایک سوالنامہ جاری کیا ہے جس کے ذریعہ وہ ہمارے ملک میں یکساں سول کوڈ کی راہ ہموار کرنے کی کوشش میں ہے، دوسری طرف مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ میں تین طلاق، تعددِ ازواج، نفقہ وغیرہ جیسے خالص اسلامی اور شرعی مسائل کے خلاف حلف نامہ داخل کیاہے اور اس کا مقصود یہ ہے کہ ہندوستان جیسے کثیر المذاہب ملک میں ایک قانون بنادیا جائے اور ہر مذہب والے کو ایک ہی رنگ میں رنگ دیا جائے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کا

دستور اس کے خلاف ہے، ہمارے ملک کا دستور اور اس کی دفعہ 25 اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ ہر مذہب والا اپنے مذہب اور عقیدہ پر عمل کر سکتا ہے اس کو کھلی آزادی حاصل ہے۔ لیکن ملک کے دشمن اور بالخصوص مسلمانوں کے دشمنوں کی یہ سوچی سمجھی سازش ہے کہ اس ملک میں یکساں سول کوڈ کو نافذ کر کے یہاں کہ ہمہ رنگ تہذیب کو ختم کر دیا جائے، اور اسلامی تشخص اور اس کے امتیاز کو مٹا دیا جائے ۔

مسلمان کبھی اپنی تعلیمات کے خلاف نہیں جا سکتا ہے، وہ اپنے مذہب کا سودا نہیں کر سکتا، اسے اپنا مذہب اور اپنے نبی کی تعلیمات جان و دل سے زیادہ عزیز اور محبوب ہیں، وہ کٹ مر سکتا ہے لیکن اسلام پر آنچ آنے نہیں دے سکتا، ہر دور میں اسلام کے جیالوں نے دین محمدی کی حفاظت کی ہے اور اس پر آنچ آنے نہیں دی، جو قرآن وسنت نے راستہ بتایا ہے اس کے تحفظ کے لئے اپنی زندگیوں کو قربان کر دیا اور کسی طرح کی بھی کمی زیادتی کا موقع کسی کو نہیں دیا ۔آج جب حکومت کی زہر آلود اور نفرت انگیز نگاہیں ''مسلم پرسنل لا'' پر پڑیں تو ہماری متحدہ تنظیم ''آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ'' کے ذمہ داروں نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا، اور حکومت کے اس نار وا رویہ کے خلاف پُر زور مذمت بھی کی اور اس کے دفاع کے لئے میدانِ عمل میں آگئے، چناں چہ اس کے لئے انہوں نے ''دستخطی مہم'' شروع کی کہ مسلمان خواتین اور مرد اسلامی شریعت اور مسلم پرسنل لا پر اتفاق کرتے ہیں اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی کی کسی کو اجازت نہیں دیتے اس کا اقرار کر کے اپنی دستخط ثبت کریں، الحمد للہ پورے ملک میں یہ ''دستخطی مہم'' پورے زور وشور سے جاری ہے اور مسلمان جذبۂ ایمانی سے لبریز ہو کر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ ہمارے اکابر اور بزرگوں کو جزائے خیر دے جو ہمارے لئے اور اس ملک میں دین کے تحفظ کے لئے اپنی نیندوں کو قربان کر کے، اپنی صحت اور عمر کا خیال کئے بغیر دیوانہ وار اسی فکروں میں لگے ہوئے ہیں اور ہر ممکن اس کا دفاع اور تحفظ میں مصروف ہیں۔

ان حالات میں جہاں ہمیں اپنے پرسنل لا کی حفاظت کے لئے میدانِ عمل میں زبردست جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے، احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا وقت ہے، وہیں ہماری ایک ذمہ داری یہ بھی ہے ہم زبانی دعوؤں کے بجائے عملی طور پر اپنی شریعت پر عمل پیرا ہو جائیں، اسلام کے جو احکام ہیں ان سے زندگیوں کو آراستہ کریں، معاشرہ کی بے دینی کو ختم کرنے کے لئے آگے آئیں، نوجوانوں کی بے راہ روی دور کرنے کی فکر کریں، لڑکیوں کی بڑھتی ہوئی بے حیائی کو روکنے کی تگ ودو کریں، ہمارے گھرانے شریعتِ اسلامی کا حسین گلشن بن جائیں اس کے لئے کوشش کریں، اس کڑوی حقیقت کو ہمیں تسلیم کرنا چاہیے کہ ہم لوگوں نے اپنی شریعت سے بے پرواہی برتی، ہمارے گھر سے دین نکل رہا ہے اور ہم خاموش ہیں، شادیوں کے نام پر اسراف، فضول خرچی، گانا بجانا، جہیز، جوڑے کی رقم، سامان کا مطالبہ ہم کرتے ہوئے اپنے مذہب کو پیارے آقا کی تعلیمات کو سرِ بازار نیلام کرتے رہیں، عورتوں کے ساتھ ظلم وزیادتی اور بغیر سوچے سمجھے طلاق کا استعمال کرنے میں ہم پیش پیش رہیں، لڑکیوں کو شادی کروا کر لائے تو بڑے ناز سے لیکن ان پر ظلم ڈھانے میں کبھی پیچھے نہیں ہٹے، بہوؤں کے ساتھ ناانصافی، بہنوں کو وراثت سے محروم رکھنا یہ سب آج ہمارے معاشرہ میں رائج ہے اور معاشرہ کا ناسور بنا ہوا ہے، ہماری شادیاں لاکھوں اور کروڑوں کی ہو گئیں جب کہ ہمارے نبی نے فرمایا کہ سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں خرچ سب سے کم ہو، جس معاشرہ میں نکاح مشکل ہو جاتا ہے یاد رکھیں اس معاشرہ میں زنا عام ہو جاتا ہے، بے حیائی پھیلنے لگتی ہیں، جہاں حقوق ضائع کئے جاتے ہوں وہاں عداوت اور دشمنی پنپنی

لگتی ہے، غریب باپ بے چارہ اور دکھوں کی ماری ماں اپنی جوان بیٹی کی شادی کی فکروں گھلتی رہی اور مالدار مسلمان اپنے پیسوں کی نمائش میں مصروف ؟؟؟ بے قصور لڑکیوں کے رشتے توڑے جا رہے ہیں اور معمولی معمولی باتوں کو بہانہ بنا کر ہنستے کھیلتے گھروں کو اجاڑا جا رہا ہے، طلاق کو گویا لڑکی کو ڈرانے کا ایک ہتھیار سمجھ لیا گیا، اور جب چاہے اس کے نام پر ڈرانا دھمکانا ایک رواج بن گیا، اور دوسری طرف ماں باپ کی غلط تربیت نے لڑکیوں کو بھی باغی بنا دیا اور وہ بھی چھوٹے چھوٹے بہانے پر خلع لینے پر تلی ہوئی ہیں، ان کو رشتوں کی نزاکت نہیں سمجھائی گئی، خاندانی نظام کے عظمتوں سے واقف نہیں کروایا گیا ، اسلامی تہذیب و شریعت سے آگاہ نہیں کیا گیا نتیجہ یہ ہے کہ پورا معاشرہ ایک بے دینی کے دہانے کھڑا سسک رہا ہے، جس کا حکومتیں فائدہ اٹھا رہی ہیں، اور ہماری غیر اسلامی حرکتوں کے بہانے اسلام کے خلاف تیر چلانے اور اس کو بدنام کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔

اب وقت آگیا ہے کہ اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں، اپنی کوتاہیوں دور کریں، غلطیوں کا مداوا کریں، شریعت کو پامال ہونے نہ دیں، نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو دین تعلیمات سے آراستہ کریں، حقوق بتائیں، زندگی کے حقائق سمجھائیں، رشتوں کے تقدس کو اجاگر کریں، ایثار و قربانی کا خوگر بنائیں، سادگی کے ساتھ نکاح کی تقریبات کا انعقاد کریں، لین دین، جوڑا گھوڑا، جہیز ان تمام خلافِ شریعت کاموں کا بائیکاٹ کریں، اور ہر قدم پر ایک سچے مسلمان بننے کا عہد کریں ۔ ان شاءاللہ جب تک ہم خدا کی شریعت پر عمل پیرا رہیں گے ہمارے دشمن ہمارا بال بھی بیگا نہیں کر پائیں گے، اور ذرہ برابر بھی ہمارا نقصان نہیں ہوگا